Vol.5 No.2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا توکل علی اللہ

Dr.Muhammad Farooq Azam[1], Dr.Tahira Batool[2], Dr.Souaad Muhammad Abbas[3]

ABSTRACT:

The Quality of "Twaqul" (coplete trust on Allah Tala) has beeen discussed in this artical.Twaqul has much importance in spirtualism.This is the quality that creares confidence in a man.When a man leaves results of all of his efforts and strggles on Allah Tala , Allah grants him more than his expectations.Twaqul does not mean to become inert , lethargic, or escaped from the activities of life,but to use all your resourses and powers and then expect their best results from Allah Tala. Twaqul of Hazrat Sheikh Abdul Qadir Jilani is mentioned particularly as he is the leader of all spirtual masters. Refrences have been presented from Quran e Karem, Seerat Mubarka and quotes of different Spirtual Guides.

Key Words: *Sheikh Abdul Qadir Jelani, Twaqul, Sufi'ism, Purification, Spirtualism.*

تعارف:

اس آرٹیکل میں توکل کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔چونکہ تعلیمات تصوف میں توکل کو نمایاں مقام حاصل ہے۔یہی وہ صفت ہے جو انسان کے اندر خود اعتمادی پیدا کرتی ہے۔بندہ اپنی تمام محنت ومشقت اور کوشش کے بعد جب نتائج اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے گمان سے بڑھ کر اسے عطاء فرماتا ہے۔توکل اپاہج بن کر رہنے،کام چوری ،سستی،کاہلی اور ہنگامہ کائنات سے فرار ہونے کا نام نہیں بلکہ تمام ذرائع اور وسائل کو استعمال میں لا کر نتائج اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینے کا نام ہے۔حضرت شیخ عبد القادر جیلانی چونکہ تمام اولیاء کے پیشوا و مقتدا ہیں ان کے اللہ پر توکل کو خاص طور پر ذکر کیا ہے اور ساتھ ساتھ قرآن وسنت اور صوفیاء کے اقوال سے دلائل بھی پیش کیے گئے ہیں۔

توکل: یہ عربی زبان کا لفظ ہے،اس کے حروف اصلی (و ک ل)

التَوَکُّلُ: إظهار العجز والاعتماد علی علی غیرک (۱)

توکل کسی معاملے میں عاجزی کا اظہار کرنا اور اس معاملے میں کسی دوسرے پر مکمل بھروسہ کرنا۔

هٰذَا فِي عُرْفِ اللُّغَةِ، وَعِنْدَ أَهْلِ الحَقِيقَةِ، هُوَ: الثِّقَةُ بِمَا عِنْدَ اللهِ تَعَالَى وَاليَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ۔ وَيُقَالُ: المُتَوَكِّلُ عَلَى اللهِ الَّذِي يَعْلَمُ أَنَّ اللهَ كَافِلٌ رِزْقَهُ وَأَمْرَهُ فَيَرْكَنُ إِلَيْهِ وَحْدَهُ وَلَا يَتَوَكَّلُ عَلَى غَيْرِهِ (۲)

یہ توکل کے لغوی معنی ہیں جبکہ اس کے حقیقی معنی: اللہ تعالی پر کامل یقین ہونا ہے،اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے ناامید ہونا ہے۔اور متوکل علی اللہ اسے کہا جاتا ہے جو یہ جانتا ہو اللہ تعالیٰ اس کے رزق اور تمام معاملات کا مکمل کفیل ہے پس انسان اسی یکتا کی طرف ہی میلان رکھے اور اس کے علاوہ کسی پر بھروسہ اور اعتماد نہ کرے۔

قرآن پاک میں توکل کی تعلیم:

اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں بے شمار مقامات پر توکل کی تعلیم دی ہے۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔(۳)

اور اللہ پر توکل کرو اگر تم ایمان والے ہو۔

فعلی الله وحده يتوكل المؤمن. وهذه هي خاصية الإيمان وعلامته وهذا هو منطق الإيمان ومقتضاه (۴)

اللہ واحد و یکتا پر ایمان والے بھروسہ کریں یہی ایمان کی خاصیت ہے اور ایمان کی علامت ہے،یہی ایمان کی گفتگو اور اس کا تقاضا ہے۔

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (۵)

اور جو اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ کرتا ہے اللہ اسے کافی ہو جاتا ہے۔

يَدُلُّ عَلَى عَدَمِ الِاحْتِيَاجِ لِلْكَسْبِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ (۶)

[1] Research Scholar, NUML, Islamabad, farooqazam62@yahoo.com

[2] Lecturer, Kohat University of Science and Technology, tahira.batool@kust.edu.pk

[3] Assistant Professor, Quran and Tafseer Studies, Faculty of Arabic and Islamic Studies,AIOU

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

یہ آیہ رزق کی تلاش میں کسی بھی کسب کے اختیار کرنے کی ضرورت نہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

اَيْ مَنْ فَوَّضَ اِلَيْهِ اَمْرَهٗ كَفَاهُ مَا اَهَمَّهٗ (۷)

یعنی جس شخص نے بھی اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا اللہ تعالیٰ اس کے تمام معاملات میں کافی ہو گا۔

وعلى الله لا على الناس فليتوكل المؤمنون (۸)

مومنوں کو چاہئے کہ اللہ پر بھروسہ کریں نہ کہ لوگوں پر۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ (۹)

بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ (۱۰)

اور بھروسہ کر اس زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا۔

امام محمد بن ادریس الشافعیؒ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تعلیم دی اور فرمایا:۔وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ کیونکہ لوگوں کے توکل کے بارے میں مختلف احوال ہیں متوکل علی نفسہ، أو علی مالہ، أو علی زرعہ، أو علی سلطان، أو علی عطیۃ الناس کوئی اپنی ذات پر توکل کرنے والا، ے اپنے مال پر توکل کرنے والا، ے اپنی کھیتی باڑی پر توکل کرنے والا، یا بادشاہ پر بھروسہ کرنے والا، یا لوگوں کی عطاؤں پر اس صورت حال میں

فنزه الله نبيه وأمره: أن يتوكل على الحي الذي لا يموت سبحانه وتعالى (۱۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو غیر پر بھروسہ کرنے سے بچایا اور حکم دیا کہ آپ بھروسہ کریں اس زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا۔

توکل بالأسباب:

اللہ تعالیٰ کلام برحق میں فرماتا ہے:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔(۱۲)

آپ حکومت کے معاملات میں مسلمانوں سے مشورہ کر لیا کرو، جب کسی بات کا پختہ ارادہ کر لو تو پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔

اللہ جل جلالہ نے توکل کی تعلیم بھی دی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی حکم دیا ہے صحابہ کے ساتھ مختلف امور میں مشورہ کر لیا کرو، مشورہ کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (۱۳)

اور تیار رکھو ان کے لیے جتنی استطاعت رکھتے ہو قوت وطاقت اور بندھے ہوئے گھوڑے تا کہ تم خوفزدہ کر دو اپنی جنگی تیاریوں سے اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو۔

ہر موقع پر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر توکل کی تعلم دینے والا قرآن مسلمانوں کو ہر طرح کے سامان جنگ سے لیس ہونے کی تاکید کر رہا ہے۔ تاکہ کوئی کوتاہ اندیش توکل کو بے عملی کا مترادف نہ سمجھ لے۔ تمام اسباب بھی اسی نے پیدا فرمائے ہیں۔(۱۴)

الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (۱۵)

جس نے تعلیم دی قلم کے ذریعے۔

اس کی شان کریمی کا ایک جلوہ یہ ہے کہ اس نے قلم کو تعلیم کا واسطہ بنا دیا ہے۔ علم کی نشر و اشاعت میں قلم کا جو حصہ ہے وہ محتاج بیاں نہیں ہے۔ اگر قلم کا واسطہ نہ ہوتا تو آج زمیں کے دور دراز گوشوں میں بسنے والے فضلاء کی تحقیقات اور نگارشات سے دور بسنے والے کیونکر استفادہ کر سکتے تھے۔ یہ قلم ہی کی برکت ہے کہ علم کا کارواں آج ان رفعتوں پر خیمہ زن ہے۔ جب تک قلم کا فیضان جاری رہے گا علوم وفنون میں ترقی اور اضافہ ہوتا رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جو بغیر قلم کے بھی علم دینے پر قدرت رکھتا ہے اس نے قلم کو علم حاصل کرنے کا سبب قرار دیا ہے۔(۱٦)

وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۔(۱۷)

اور ہلاؤ اپنی طرف کھجور کی جڑ، اس سے گریں گی آپ پر پکی کھجوریں۔

یہ بات سب کے علم میں ہے کہ حضرت مریمؑ کے ہلانے سے کھجوریں نہیں گرتیں۔ یعنی کھجوریں گرانے میں ان کا جعل اور فعل کارگر نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ ان کا شرف ظاہر فرمایا اور ان کے ہاتھ کو کھجور گرانے کا ذریعہ قرار دیا۔

ایمان والوں کو اللہ پر توکل کی تعلیم:

امام شعرانیؒ طبقات الکبریٰ میں نقل فرماتے ہیں:

Vol.5 No.2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

اِن آدم علیہ السلام قال یارب لم اَدبتني واِنما اَکلت من الشجرة طمعاًفي الخلود في جوارک فقال یا آدم طلبت الخلود من الشجرة لا مني والخلود بیدي

حضرت آدمؑ نے بارگاہ جل جلالہ میں عرض کیا:اے میرے رب تونے مجھے کیوں نہ تعلیم دی، میں نے اس درخت سے محض تیرے قرب و جوار میں ہمیشہ رہنے کے لیے کھالیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:اے آدم آپ نے میرے قرب میں ہمیشہ رہنے کی طلب درخت سے کی ہے نہ کہ مجھ سے اور ہمیشگی میرے دست قدرت میں ہے۔

ولکن نبھتک بالخروج حتی لاتنساني في وقت من الاَوقات ۔(۱۸)

لیکن جنت سے آپ کا خروج فقط متنبہ کرنے کے لیے ہے کہ کسی وقت آپ مجھے بھول نہ جائیں۔

توکل کے بارے میں احادیث مبارکہ:

نبی اکرم ﷺ کے بے شمار ارشادات توکل کی اہمیت واضح کر رہے ہیں:

لَوْ اَنَّکُمْ تَوَکَّلُونَ عَلَی اللہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ، لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا۔(۱۹)

اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کرتے جیسا کرنے کا حق ہے اللہ تعالیٰ تمہیں بھی ضرور روزی دیتا جیسا کہ پرندوں کو عطاء کرتا ہے صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو سیر ہو کے آتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں تاجدار عرب و عجم ﷺ نے فرمایا:

مجھے موسم حج میں امتیں دکھائی گئیں میں نے اپنی امت کو دیکھا کہ ان سے تمام پہاڑ اور نشیب بھر گئے ہیں۔ مجھے ان کی کثرت سے تعجب ہوا۔ ارشاد ہوا کہ ان کے ساتھ ستر ہزار اور بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے وہ ایسے لوگ ہیں جو:

هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ، فَقَالَ: قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، ادْعُ اللهِ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ

جو لوگ داغ نہیں لگواتے اور نہ شگون لیتے ہیں، اور نہ منتر کرتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں یہ سن کر حضرت عکاشہ نے عرض کیا:

ادْعُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: اَنْتَ مِنْهُمْ

آپ ﷺ میرے لیے دعا کر دیں اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے بنادے، آپؐ نے ان کے لیے دعا کر دی، پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا عرض کرنے لگا میرے لیے بھی دعا کر دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ(۲۰)

جناب عکاشہ آپ سے سبقت لے گئے۔

حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ، اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ

ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ میں اپنی سواری کو کھلا چھوڑ دوں اور اللہ پر توکل کر لوں یا میں اسے باندھوں اور اللہ پر توکل کروں۔

قَالَ: اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ۔(۲۱)

آپ ﷺ نے فرمایا تو اسے باندھ اور پھر اللہ پر توکل کر۔

سید الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنِ انْقَطَعَ اِلَى اللهِ كَفَاهُ اللهُ كُلَّ مُؤْنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ، وَمَنِ انْقَطَعَ اِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللهُ اِلَيْهَا۔(۲۲)

جو صرف اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر طرح کی ضروریات پوری فرماء دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہو گا اور جو دنیا کا ہو کر رہے گا اسے دنیا کے سپرد فرمائدے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آقا ﷺ فرماتے ہیں سب سے سچی بات جسے ایک شاعر نے کہا لبید کا شعر ہے:

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ۔(۲۳)

خبر دار اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔

ہر انسان کا کامل بھروسہ اللہ کی ذات پر ہونا چاہیے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ، خَيْرًا مِنْ اَنْ يَاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ۔(۲۴)

کسی نے بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر لقمہ نہیں کھایا۔

توکل کے متعلق حضرت سلمانؓ کا قول:

حضرت سلمانؓ کا وصال حضرت عبد اللہ بن سلامؓ سے پہلے ہوا۔ حضرت عبد اللہ بن سلامؓ نے حضرت سلمانؓ کو خواب میں دیکھا

كَيفَ أَنْتَ أَبَا عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ: بِخَيْرٍ. قَالَ: أَيُّ الأَعْمَالِ وَجَدْتَهَا أَفْضَلَ؟ قَالَ: وَجَدْتُ التَّوَكُّلَ شَيْئًا عَجِيبًا۔(۲۵)

تو آپؓ نے ان سے پوچھا کیسے ہو، انہوں نے جواب دیا خیریت سے، حضرت عبد اللہ بن سلامؓ نے پوچھا آپ نے قبر میں کون سا عمل افضل پایا، حضرت سلمانؓ نے فرمایا: میں نے توکل کو بہت عمدہ چیز پایا ہے۔

توکل کے درجات:

توکل کے تین درجے ہیں: پہلا درجہ توکل دوسرا تسلیم اور تیسرا تفویض

متوکل اپنے رب کے وعدے پر مطمئن ہے، تسلیم والا اللہ کے علم پر اکتفاء کرتا ہے اور صاحب تفویض اللہ تعالی کے حکم پر راضی ہوتا ہے۔ بعض کے نزدیک توکل ابتداء ہے تسلیم درمیانہ درجہ اور تفویض انتہاء ہے۔ ایک اور خیال یہ ہے کہ توکل مؤمنوں کی صفت، تسلیم اولیاء کی اور تفویض موحدین کی صفت ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ توکل عوام کی صفت، تسلیم خواص کی اور تفویض خاص الخاص لوگوں کی صفت ہے۔(۲۶)

جب اللہ تعالی کو کسی نے اپنا وکیل مان لیا تو اسے ہر ایک بہتری کی راہ مل گئی(۲۷)

داتا گنج بخشؒ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں:

من نظر الی الخلق ھلک و من رجع الی الحق ملک۔(۲۸)

جو (اپنی حاجات میں مخلوق کی طرف دیکھتا رہا) وہ ہلاک ہو گیا، اور جس نے حق کی طرف رجوع کیا وہ مالک ہوا۔

اللہ تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی:

اے داؤد جو بندہ مخلوق کی بجائے فقط مجھ پر بھروسہ کرے اور زمین و آسمان بھی اس کے خلاف ہو جائیں تو میں خدا اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہوں۔(۲۹)

شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے والد کا توکل:

آپؒ کے والد بھی متوکل علی اللہ تھے۔ واقعہ کچھ یوں ہے، جوانی کے ایام ہیں آپ ایک نہر کے کنارے چل رہے تھے۔ آپ نے دیکھا ایک سیب نہر میں بہتا ہوا آرہا ہے۔ آپ نے وہ سیب نہر سے نکالا اور کھالیا۔ دل میں احساس پیدا ہوا کہ یہ تو میں نے بلا اجازت کھایا ہے۔ اب اجازت طلب کرنے کے لیے سیب کے مالک کی تلاش شروع کر دی حتیٰ کہ مالک کو تلاش کر لیا۔ جیسے ہی ان کی خدمت میں پہنچے بلا اجازت سیب کھانے پر معافی کے طلب گار ہوئے۔ وہ بھی سمجھ گئے نوجوان نیک ہے۔ انہوں نے فرمایا معافی تو مل جائے گی مگر کچھ عرصہ باغ کی رکھوالی کرنی ہو گی۔ آپ نے رضائے الٰہی کی خاطر قبول کر لی۔ معین مدت کے بعد معافی کے طلب گار ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ میری ایک بیٹی ہے جو آنکھوں سے اندھی، کانوں سے بہری، ہاتھوں سے لنجی اور پاؤں سے لنگڑی ہے اسے نکاح میں قبول کرنا ہو گا۔

آپ نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے ایسی لڑکی سے نکاح کرنا قبول کر لیا، عام طور پر ایسی لڑکی سے کوئی نکاح کرنے کو آمادہ نہیں ہوتا۔ لیکن بعد از نکاح جب تمام عیوب سے بری پایا تو واپس پلٹے اور عرض کی اس میں تو کوئی عیب نہیں ہے۔ آپ کے سسر محترم نے بتایا کہ وہ اندھی اس لیے ہے کہ اس نے آج تک کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا، اسی طرح دوسرے اوصاف کا بھی ذکر فرمایا۔(۳۰)

شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں:

توکل کی حقیقت اخلاص کی حقیقت کی طرح ہے اور اخلاص کی حقیقت یہ ہے کہ اعمال پر عوضوں کے طلب کرنے سے ہمت بلند ہو جائے اور ایسا ہی توکل ہے کہ حول اور قوت سے سکون کے ساتھ رب الارباب کی طرف نکل جائے۔(۳۱)

ولادت حضرت غوث الاعظمؒ:

آپؒ کی ولادت ماہ رمضان کی پہلی شب ۴۷۰ھ ایران کے ایک علاقے جیلان میں ہوئی۔(۳۲)

پیدا ہوتے ہی متوکل:

آپؒ کی والدہ بڑی راسخ العقیدہ اور نیک خاتون تھیں، وہ فرماتی ہیں: جب شیخ عبد القادر جیلانیؒ پیدا ہوئے تو رمضان المبارک میں دن کے وقت میرا دودھ نہیں پیتے تھے۔ یہ بات لوگوں میں بھی مشہور ہو گئی، ایک بار رمضان میں رؤیت ہلال کے بارے میں اختلاف پیدا ہوا تو لوگ میرے پاس آئے اور دریافت کیا تو میں نے بتایا کہ میرے بیٹے نے آج دودھ نہیں پیا۔ جس سے وہ سمجھ گئے کہ چاند ہو گیا ہے۔(۳۳)

جن کا بھروسہ اللہ کی ذات پر ہوتا ہے ان سے ہی ایسی کرامات کا ظہور ہوتا ہے۔ شیخ کامل بھی توکل کے اس درجے پر فائز تھے۔

حصول علم:

Vol.5 No.2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

آپ نے علم کا آغاز تو اپنے علاقے سے ہی کیا مگر تکمیل علم آپ نے بغداد میں فرمائی۔ تکمیل علم کے لیے بغداد شریف جانے کا ارادہ کیا تو والدہ سے اجازت طلب کی۔ آپؒ کی والدہ نے اجازت دے دی اور والد کے ترکہ سے چالیس دینار بھی آپ کے حوالے کر دیے۔ ساتھ ہی نصیحت فرمائی کہ حالات جیسے بھی ہوں سچ بولنا۔ آپ کا بھروسہ اللہ کی ذات پر ہونا چاہیئے۔

بغداد آپؒ کے قصبے سے تقریباً ۴۰۰ میل دور تھا۔ آپ قافلے کے ساتھ چل پڑے جیسے ہی آپ کا قافلہ ہمدان سے آگے نکلا ساٹھ قزاقوں نے حملہ کر دیا اور سب مال اسباب لوٹ لیا۔ اسی طرح ایک ڈاکو آپ کے پاس بھی آیا اس نے پوچھا:

ما معک فقلت اربعون دینارا

آپ کے پاس کیا ہے تو میں نے کہا میرے پاس چالیس دینار ہیں۔

اسی طرح دوسرا شخص آیا اس نے بھی پوچھا تو آپ نے یہی جواب دیا۔ پھر تیسرا آیا اس نے پوچھا کیا آپ کے پاس کچھ ہے، آپ نے جواب دیا جی ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ جیسے ہی سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس گئے تو انہوں نے اپنے سردار کو اس نوجوان کا قصہ سنایا۔ سردار نے حکم دیا اس نوجوان کو بلایا جائے۔ آپ ڈاکوؤں کے سردار کے سامنے پیش ہوئے:

فقال لی ما حملک علیٰ ھذا الاعتراف قلت ان امی عاھدتنی علی الصدق وانا لا اخون عھدھا(۳۴)

اس نے پوچھا کس چیز نے آپ کو اس اعتراف پر ابھارا آپ نے جواب دیا میری ماں نے مجھ سے ہمیشہ سچ بولنے کا عہد لیا ہے۔ میں ان کے ساتھ کیے ہوئے عہد میں خیانت نہیں کر سکتا۔

آپ کی اس بات نے اس سردار کو سوچنے پر مجبور کر دیا کہ یہ کتنا سعادت مند نوجوان ہے جو اپنی والدہ سے کیے ہوئے وعدے کو نہیں توڑنا چاہتا اور میں اپنے پاک رب سے کیے ہوئے وعدوں کو توڑتا ہوں۔ ان سب نے مل کر شیخ عبد القادر جیلانی کے ہاتھ پر سچی توبہ کی اور ہمیشہ کے لیے نیک انسان بن گئے۔

یہ آپ کے سچ بولنے کی برکت تھی اور اللہ تعالیٰ پر آپ کا کامل بھروسہ تھا جب تک اللہ نا چاہے کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا کامل توکل علی اللہ:

بے شمار صدیقین نے اور سلف صالحین نے اسباب کی طرف توجہ نہیں کی بلکہ ان کی مکمل توجہ کا مرکز اللہ کی ذات رہی ہے۔ نبی ﷺ نے ستر ہزار کا ذکر فرمایا جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے وہ وہی لوگ ہیں جو کامل اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرنے والے ہیں۔

توکل کرنے والا بچے کی طرح اپنی ماں کے پستانوں کے سوا کہیں بھی پناہ نہیں ڈھونڈتا اسی طرح متوکل بھی صرف اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔(۳۵)

شیخ عبد اللہ سلمیؒ بیان کرتے ہیں:

میں نے شیخ جیلاں سے سنا: ایک دفعہ میرے کئی روز بغیر کھانے کے گزرے میں محلہ شرقیہ میں گیا تو وہاں ایک شخص نے مجھے چٹھی دی، جسے میں نے لے لیا وہ چٹھ میں نے ایک حلوائی کو دی اس نے حلوہ پوری دی۔ میں حلوہ پوری لے کر مسجد میں آیا جہاں تنہا بیٹھ کر سبق دہرایا کرتا تھا۔ حلوہ پوری محراب میں رکھ کر سوچنے لگا کہ حلوہ پوری کھائوں یا نہیں۔ دریں اثنا ایک پرچے پر نظر پڑی جو دیوار کے سائے میں پڑا تھا، میں نے اٹھایا اور پڑھا۔ اس میں درج تھا بعض پہلی کتابوں میں آیا ہے کہ اللہ کے شیروں کو خواہشوں اور لذتوں سے کیا مطلب خواہشیں اور لذتیں تو کمزور وضعیف لوگوں کے لیے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی خواہشوں اور لذتوں کے ذریعے سے طاعت وعبادت الٰہی کرنے میں تقویت حاصل کریں۔ میں نے جب یہ پڑھا حلوہ پوری کو محراب میں رکھا دو رکعت اداء کی اور واپس آ گیا۔(۳۶)

حضور شہنشاہ بغدادؒ اہل مجاہدہ اور محاسبہ کے خصائل بیان کرتے ہوئے نویں خصلت بیان کرتے ہیں:

لوگوں سے امید اور طمع ختم کر دے اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہے اس کا لالچ نہ کرے یہی بہت بڑی عزت، خالص غنا، عظیم بادشاہی، فخر جلیل، یقین صادق، اور صحیح شفا دینے والا توکل ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر یقین کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، زہد کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اسی سے تقویٰ حاسل ہوتا ہے، اور عبادت مکمل ہوتی ہے۔ اور یہ ان لوگوں کی علامت ہے جو تمام تعلقات توڑ کر صرف اللہ سے رشتہ جوڑتے ہیں۔(۳۷)

حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی اللہ پر کامل توکل کرنے والوں کے پیشوا ہیں:

أخرج ماله كله فقال له النبي ﷺ: "ماخلفت لعيالك" قال الله، ورسوله۔(۳۸)

سیدنا ابو بکر نے جب اپنا سارا مال آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو نبی ﷺ نے پوچھا اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو۔

برج عجمی میں مجاہدات:

بغداد کے قریب ایک قدیم برج تھا۔ آپؒ فرماتے ہیں اس برج میں کامل گیارہ سال تک مجاہدات میں مشغول رہا۔ میرے ہی قیام کی وجہ سے بغداد والوں نے اسے برج عجمی کا نام دیا۔ میں یہاں ہر لمحہ یاد الٰہی میں مشغول رہتا لیکن اللہ تعالیٰ پر اس قدر توکل کیا کہ جب تک مجھے کوئی کھلائے گا نہیں تب تک نہ کھائوں گا اور نہ پیئوں گا۔ حتیٰ کہ چالیس روز گزر گئے۔ چالیسویں دن ایک آنے والا آیا کھانا رکھ کے چلا گیا۔ بھوک کی شدت تھی مگر ضمیر کی صدا آئی عہد نہ توڑنا۔ اسی اثناء میں میرے مرشد کامل وہاں تشریف

Vol.5 No.2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

لائے اور حکم دیا کہ میرے گھر باب ازج چلو، میں نے پھر توکل علی اللہ کیا اور ان کے گھر نہ گیا۔ اتنی دیر میں حضرت خضرؑ اسی جگہ برج عجمی میں جلوہ گر ہوے اور فرمایا: اٹھو ابو سعید کے گھر جائو۔ وہاں پہنچا تو شیخ نے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا۔(۳۹)

مقامات اکثر دھوکہ بن جاتے ہیں لیکن آپ کا توکل کامل طور پر اللہ جل شانہ پر تھا۔ آپ نے کبھی ظاہر بھروسہ نہ کیا اس لیے آپ کبھی دھوکہ میں مبتلا نہ ہوئے، چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں:

عزلت نشینی کے عرصے میں مجھے چند دن ایک ویرانے میں ٹھرنے کا اتفاق ہوا۔ کئی دن تک پانی نہ ملا پیاس سے نڈھال ہو گیا۔ اچانک بادل آے شبنم کی طرح ہلکی ہلکی پھوار شروع ہو گئی، میں نے رحمت خداوندی سمجھا اور اس سے سیر اب ہوا۔ پھر اس سے کچھ ظاہر ہوا، کہنے لگا: اے عبد القادر میں تیرا خدا ہوں، میں نے سب حرام تیرے لیے حلال کر دیے ہیں۔ جب میں نے غور و فکر کیا تو کہا: لاحول ولا قوۃ الا باللہ

پناہ بخدا لعین دور ہو۔ یہ کہنا تھا کہ وہ روشنی تاریکی میں بدل گئی۔ پھر آواز آئی اے عبد القادرؒ تجھے تیرے علم نے بچا لیا۔ آپفرماتے ہیں میں نے کہا مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ میرے رب کے فضل نے تجھ لعین سے محفوظ رکھا۔(۴۰)

احمد بن صالحؒ فرماتے ہیں:

میں مدرسہ نظامیہ میں جناب غوث الاعظمؒ کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ آپ قضاء و قدر کے مسئلے پر گفتگو فرما رہے تھے۔ اچانک چھت سے ایک بڑا سانپ آپ کی گود میں گرا جس کی وجہ سے مجلس میں بدحواسی چھا گئی اور لوگ بھاگنے لگے، سانپ آپ کے گرد لپٹ گیا۔ اس کے باوجود آپ اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ اور نہ گفتگو منقطع کی۔ سانپ آپ سے اترا اس نے کچھ گفتگو کی اور چلا گیا۔ اب لوگ واپس آے اور آپ کی خیریت دریافت کی، آپ نے سارا ماجرا سنایا۔ آپ فرماتے ہیں یہ سانپ کہتا تھا میں نے اپنی لمبی زندگی میں اولیا دیکھے ہیں، لیکن آپ جیسا ثابت قدم یعنی اللہ پر بھروسہ کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا جب تو چھت سے گرا میں قضاء و قدر پر گفتگو کر رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ تم قضاء و قدر کے حکم کے بغیر نہ کچھ کر سکتے ہو اور نہ مجھے نقصان پہنچا سکتے ہو۔(۴۱)

اسباب کو بروئے کار لانا توکل کے منافی نہیں:

حضرت عبد الرحمانؓ فرماتے ہیں: جب ہم ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے

آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ(۴۲)

نبی پاکؐ نے میرے اور سعد کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا،

حضرت سعدؓ فرمانے لگے میں مال میں انصار کے اعتبار سے کثرت والا ہوں میں اپنے اور تمہارے درمیان آدھا آدھا مال تقسیم کر دیتا ہوں، میری دو بیویوں میں سے جو بیوی تجھے پسند آئے وہ میں طلاق دے دیتا ہوں تو اس سے نکاح کر لے۔ سیدنا عبد الرحمانؓ نے ان سے عرض کیا مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے، کیا بازار ہے اس میں تجارت ہوتی ہے۔

حدیث پاک سے معلوم ہوا بازار میں تجارت کی غرض سے جانا توکل اور تقویٰ کے خلاف نہیں ہے۔ حضرت عبد الرحمان بن عوف جو رئیس المتوکلین ہیں آپ بھی تجارت کی غرض سے بازار تشریف لے گئے اور کسی دوسرے پر بوجھ بننا گوارا نہیں کیا۔

آپ ﷺ نے شدید گرمی میں روزہ رکھا تو آپ ﷺ کے سر پر پانی ڈالا گیا۔ آپ ﷺ ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما رہے۔ تاکہ روزہ دار کو ٹھنڈے پانی سے آرام پانے کی رخصت مل جائے۔

صوفیاء کرام نے اسباب و ذرائع کی اہمیت کو کبھی نظر انداز نہیں کیا تاہم اسباب میں مسبب الاسباب کو بھول جانا ان کے نزدیک بدترین فعل ہے۔(۴۳)

شیخ طلحہ بن مظفر علثمی بیان کرتے ہیں:

قال شیخنا عبد القادر اقمت ببغداد عشرین یوماً ما اَجد فقلت لیس من المروۃ ان ازا حمھم فرجعت الیٰ بغداد

ہمارے شیخ عبد القادر فرماتے ہیں میں بیس روز بغداد میں مجھے کھانے کی کوئی چیز نہ ملی۔ میں ایوان کسریٰ کی طرف گیا وہاں ستر اولیاء کھانے کے لیے مباح چیز کی تلاش میں ہیں تو میں نہ کہا یہ مناسب نہیں ہے کہ اس معاملے میں میں ان کے درمیان مزاحم ہوں۔ میں نے اللہ پر توکل کیا جیسے ہی میں واپس آیا فلقیني رجل لا اعرفہ من اہل بلدی فاعطانی قراضۃ و قال ھذہ بعثت بھا امک الیک

مجھے ایک آدمی ملا جو میرے ملک سے تھا لیکن میں اسے پہچانتا نہیں ہوں اس نے مجھے سونے کے ٹکڑے دیے اور یہ اپ کی والدہ نے آپ کی طرف بھیجے ہیں میں نے اس میں سے ایک ٹکڑا اپنی ذات کے لیے رکھ لیا اور باقی ان ستر لوگوں میں تقسیم کر دیے جو ویرانے میں قوت لا یموت کی تلاش میں مشغول تھے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا یہ کہاں سے لائے۔ میں نے جواب دیا یہ میری والدہ نے بھیجے ہیں اور مجھے مناسب نہیں لگا کہ میں اس میں تمہیں شریک نہ کروں۔ پھر میں واپس آیا اس ٹکڑے کا کھانا خریدا جو میرے پاس تھا۔ ونادیت الفقراء فاکلنا جمیعاً۔(۴۴)

میں نے فقراء کو بلایا پھر سب نے مل کر کھانا کھایا۔

کبھی اطلس کے قیمتی کپڑے پہنتے اور کبھی ایسے کپڑے ہوتے تھے کہ ایک گز ایک دینار قیمت کا ہوتا تھا۔ فرماتے ہیں میں اس وقت تک نہیں پہنتا جب تک پہننے کا حکم نہ فرمائیں، میں اس وقت تک نہیں کھاتا جب تک وہ نہ کھلائیں میں اس وقت تک بات نہیں کرتا جب تک وہ نہ بلوائیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

آپؒ کے توکل کا عالم یہ تھا کہ سلاطین و امراء کے علاوہ اگر کوئی شخص خدمت اقدس میں ہدیہ و نذرانہ پیش کرتا تو اسے قبول فرمالیتے اور حاضرین میں تقسیم فرمادیتے۔(۴۵)

توکل اور رزق حلال:

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں:

تولوگوں پر بھروسہ کرنے اور اسباب کسب وہنر پر تکیہ کرنے کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلاواسطہ اس کی عنایات سے محروم ہوا ہے۔جب تک تو مخلوق کے دست بخشش وعطاء پر اپنی نگاہیں لگائے ہوئے ہے اور اپنی ضرورت کے لیے ان کے دروازوں کا طواف کررہا ہے تو تو اللہ کے ساتھ مخلوق کو شریک کے جرم کا ارتکاب کررہا ہے۔اس وقت اللہ تعالیٰ تجھے اپنے کسب سے رزق حلال نہ کمانے کی سزا دے گا۔اور اگر تو نے اپنے وسائل رزق کی مخلوق کے ساتھ وابستگی منقطع کرلی اور مخلوق کو اس کا شریک بنانے سے توبہ کرکے رزق حلال کمانے میں مشغول ہوگیا اور حلال روزی کو اپنی غذا بنالیا اور مطمئن ہوگیا لیکن ان ساری باتوں کے باوجود اپنے پروردگار کے فضل وعنایت کو بھول گیا تب بھی تو مشرک ہے، مگر یہ شرک پہلے کے مقابلے میں معمولی ہے۔پھر جب تو نے اس سے بھی توبہ کرلی اور شرک کو درمیان سے دور کر دیا اپنی قوت، اسباب اور ہنر پر اعتماد کی بجائے تو نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ ہی رزاق اور مسبب الاسباب ہے، اور آسانیاں پیدا کرنے والا ہے، اور رزق کے سارے خزانے اسی کے ہاتھ میں ہیں کبھی وہ محنت اور کسب کے ذریعے کبھی بلاواسطہ وبلاسبب اپنے خصوصی فضل سے عطاء فرمادیتا ہے۔پس اگر تو سب کو چھوڑ کر اللہ کی طرف لوٹا اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کردیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ تیرے اور اپنے فضل کے درمیان تمام حجابات اٹھالے گا اور اپنی عنایات سے ہر مشکل آسان کردے گا۔اور جب وہ چاہے گا تیرا وہ حصہ جو تیرے لیے مقدر ہوچکا ہے جس میں تیرے بغیر کسی دوسرے کا کوئی حصہ نہیں ہے تجھے عطاء فرمائے تو وہ تیرے دل میں اس کی خواہش اور طلب پیدا فرمادے گا۔اور حاجت کے وقت تجھے تیرا حصہ مرحمت فرمادے گا۔(۴۶)

تمام صوفیاء اللہ پر توکل رکھنے والے تھے، امام شعرانی ایک شیخ کا ذکر فرماتے ہیں:

ابوالخیر الاقطع التینانی اپنے زمانے کے متوکلین میں سے ایک تھے، آپ فرماتے ہیں:

أتيت قبر رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، وأنا جائع فقلت أنا ضيفك يا رسول الله، وتنحيت، ونمت خلف المنبر فرأيت النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فقبلت ما بين عينيه فدفع لي رغيفاً فأكلت نصفه، وانتبهت، وبيدي النصف الآخر(۴۷)

میں رسول اکرم کے دربار گوہربار میںؐ حاضر ہوا اس حال میں کہ میں بھوکا تھا، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا مہمان ہوں۔میں بارگاہ مصطفی میں سدا کرکے سوگیا۔میں نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو دیکھا آپ نے میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے مجھے روٹی عطاء فرمائی آدھی میں نے کھالی جب میں بیدار ہوا تو بقیہ آدھی میرے پاس موجود تھی۔

کسب، توکل کے منافی نہیں:

شہنشاہ جیلاںؒ فرماتے ہیں:

ظاہری کوشش توکسب ہے اور یہ سنت ہے۔یہ توکل کے خلاف نہیں ہے، جبکہ بندے کے دل میں یہ بات راسخ ہوجائے کہ تقدیر اللہ کی طرف سے ہے۔کیونکہ توکل کا مقام دل ہے اور یہ ایمان کی مضبوطی ہے۔جو شخص کسب کا انکار کرے وہ سنت کا منکر ہے۔اور جو آدمی توکل کا منکر ہو وہ ایمان کا انکار کرتا ہے۔اگر کوئی کام مشکل ہو تو اللہ کی تقدیر سے ایسا ہوتا ہے۔اور اگر کوئی بات آسان ہو تو اللہ کے آسان کرنے سے ہے۔لہٰذا ان کے ظاہری اعضاء حکم خداوندی کی تعمیل میں کسب وکمائی میں مصروف ہوں اور دل اللہ کے وعدے پر مطمئن ہونا چاہئیے۔(۴۸)

توکل اور دوا کا استعمال:

علاج کرانا انسان کے توکل میں کمی نہیں کرتا۔اس لیے کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اس کا حکم دیا ہے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللہَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَ لہ شفاء، إلا السام والهرم۔(۴۹)

دوا کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کا علاج نہ ہو سوائے موت اور بڑھاپے کے۔

حضرت ابوسعید خدری نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں:

إِنَّ اللہَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً أَوْ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَ أَوْ خَلَقَ لَہُ دَوَاءً، عَلِمَہُ مَنْ عَلِمَہُ، وَجَهِلَہُ مَنْ جَهِلَہُ، إِلَّا السَّامَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللہِ، وَمَا السَّامُ، قَالَ: الْمَوْتُ(۵۰)

بے شک اللہ تعالیٰ نہ کوئی ایسی بیماری اتاری ہے اور نہ ہی پیدا کی جس کا علاج نہ اتارا ہو یا پیدا نہ کیا ہو جس نے اس کا علاج جان لیا اس نے جان لیا اور جو اس علاج سے بے خبر رہا وہ بے خبر رہا، سوائے سام کے، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ سام کیا ہے۔آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: موت۔

دواء اور شفاء:

Vol.5 No.2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

حضرت موسیٰؑ سے مروی ہے:

یارب ممن الدواء والشفاء، قال: مني، قال: فمایصنع الأطباء، قال: یأکلون أرزاقهم، ویطیبون نفوس عبادي، حتی یأتي شفائي أو قبضي

(۵۱)

عرض کی اے رب دواء اور شفاء کہاں سے ہے۔ فرمایا مجھ سے، عرض کیا پھر اطباء کیا کرتے ہیں، فرمایا: روزی کھاتے ہیں اور میرے بندوں کے دل بہلاتے ہیں۔ حتیٰ کہ میری شفاء آجاتی ہے یا قبض۔

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں:

مجھے بچھونے کاٹ لیا، میری ماں نے مجھے قسم دلائی کہ تو جھاڑ کرالے میں نے جھاڑ والے کے ہاتھ میں اپنا وہ ہاتھ دیا جسے بچھونے نہیں کاٹا تھا۔ تاکہ توکل کے خلاف بھی نہ ہو اور والدہ کے حکم کی تعمیل بھی ہو جائے۔(۵۲)

آپ ﷺ نے کئی صحابہ کو دوالینے اور پرہیز کرنے کا حکم دیا:

آپ ﷺ کی خالاؤں میں سے ایک نے فرمایا: میرے پاس رسول ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تھے، حضرت علیؓ مرض کی وجہ سے نقاہت محسوس کر رہے تھے۔ گھر میں تر کھجوریں لٹکی ہوئی تھیں آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے کھانا شروع کر دیں، کھجور سے نہ کھاؤ

فقال: «لاتأکل من ذا فإنہ لایوافقک » فجلس فصنعت لہ سِلقًا، وشعیرًا فقال: کل من ھذا فإنہ أوفق لک(۵۳)

آپ ﷺ نے علی المرتضیٰ سے فرمایا: اس تازہ اس لیے کہ یہ آپؓ کے موافق نہیں ہیں۔ پھر آپ ﷺ وہاں تشریف فرماء ہوئے آپ ﷺ کے لیے جو یا آٹے کا حریرہ بنایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا یہ کھاؤ یہ تمہاری صحت کے موافق ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ: إذا نزل علیہ الوحي صدع فیغلف رأسہ بالحناء۔(۵۴)

جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تا آپ ﷺ کے سر میں درد ہو جاتا تھا تو آپ مہندی لگایا کرتے تھے۔

مقام وباء میں جانے کی ممانعت:

جس سال حضرت عمرؓ شام کی طرف تشریف لائے، وہاں بہت سخت وبا اور موت کا بازار گرم تھا۔

فوقف الناس وافترقوا فرقتین

لوگ رک گئے اور دو گروہ بن گئے۔

بعض کی رائے یہ تھی کہ ہم وباء میں داخل نہ ہوں گے ایسا کرنا ہلاکت میں پڑنا ہے۔ اور یہ بات جانیں ہلاک کرنے کا باعث ہوگی۔ دوسرے گروہ نے کہا: بلکہ ہم وہاں داخل ہوں گے اور اللہ پر توکل کریں گے اور تقدیر سے نہیں بھاگیں گے اور نہ موت سے فرار اختیار کریں گے۔

فرجع الجمیع إلی عمر فسألوہ عن رأیہ، فوافق عمر الذین قالوا نرجع ولا ندخل علی الوباء۔(۵۵)

آخر سب نے حضرت عمرؓ کی طرف رجوع کیا اور ان کی رائے معلوم کیا۔ حضرت عمرؓ نے واپس جانے والوں اور مقام وباء میں داخل نہ ہونے والوں کی موافقت فرمائی۔

عصر حاضر میں توکل کی اہمیت:

موجودہ دور کی جو صورت حال ہے وہ کچھ یوں ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ پر بھروسہ کر لیا جائے اور اسباب سے بے نیاز رہا جائے اور بعض کا انداز ایسا ہے کہ وہ اسباب کو ہی حرف آخر سمجھنے لگے ہیں۔ معاملہ یوں نہیں ہے جیسے لوگوں نے سمجھا ہے۔ قرآن وسنت اور اقوال صوفیاء اس بات کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ اللہ جل شانہ جو بغیر کسی سبب کے ہر معاملے کو انجام دینے کی قدرت رکھتا وہی تو ہمیں یہ تعلیم دے رہا ہے کہ اسباب کو اختیار کیا جائے۔

کرونا کا مرض اور توکل:

لوگوں کی اس معاملے سوچ کو مختلف پایا بعض لوگ یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ موت کا جو وقت مقرر ہے وہ ٹل نہیں سکتا لہذا کسی احتیاطی تدبیر کے اختیار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بعض لوگ بہت سخت حفاظتی اقدامات کے ساتھ ساتھ نہ سلام نہ کلام اور نہ کسی کی خیر خیریت بہت ہی محتاط ہو گئے ہیں۔ معاملہ دونوں طرف سے توجہ کا حامل ہے ۔ ہمیں احتیاطی تدابیر بھی اختیار کرنی ہوں گی کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے ضروری ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ ذہن میں رہے کہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہمارا کامل بھروسہ اور ایمان اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہیے جس کے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہلتا۔

نتائج:

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

توکل کامیابی کی دلیل ہے۔

توکل معطل الأعضا اور اپاہج بنے کا نام نہیں۔

کوشش نہ کرنا اور وسائل کو استعمال میں نہ لانا توکل نہیں ہے۔

توکل کا مقام دل ہے، اس طرح ظاہری حرکات توکل کے منافی نہیں ہیں۔

شیخ عبد القادر جیلانی ان متوکلین میں سے تھے جو کامل متوکل علی اللہ ہیں۔

شیخ عبد القادر جیلانی نے بھی ظاہری اسباب کو اختیار کرنے کی نفی نہیں کی۔

قرآن وسنت اور صوفیاء کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کا کامل یقین اور بھروسہ اللہ کی ذات پر ہو۔

حوالہ جات:

۱۔ القزوینی، احمد بن فارس، مجمل اللغۃ، ناشر: مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۶۸۹۱ء

۲۔ الزبیدی، ابو الفیض محمد بن محمد بن عبد الرزاق، تاج العروس من جواہر القاموس، ناشر دار الہدایہ، ص:۸۹

۳۔ سورۃ المائدۃ:۲۳

۴۔ الشاربی، سید قطب ابرٰہیم، فی ظلال القرآن، دار الشرف بیروت، ۲۱۴۱ھ، ج:۲، ص:۰۷۸

۵۔ سورۃ الطلاق:۳

۶۔ فخر الدین رازی، أبو عبد اللہ محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۰۲۴۱ھ، ج:۰۳، ص:۲۶۵

۷۔ القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، تفسیر القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، دار الکتب المصریہ القاہرۃ، ۴۶۹۱ء، ج:۸۱، ص:۱۶۱

۸۔ أبی حاتم، أبو محمد عبد الرحمان الرازی، تفسیر القرآن العظیم، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز سعودیہ، ۹۱۴۱ھ، ج:۵، ص:۱۷۱۷

۹۔ سورۃ آل عمران:۹۵۱

۱۰۔ سورۃ الفرقان:۸۵

۱۱۔ الشافعی، أبو عبد اللہ محمد بن ادریس، تفسیر الامام الشافعی، دار التدمریہ سعودی عرب، ۸۰۰۲ء، ج:۳، ص:۹۵۱۱

۱۲۔ سورۃ آل عمران:۹۵۱

۱۳۔ سورۃ الأنفال:۰۶

۱۴۔ الأزھری، پیر محمد کرم شاہ A1- تفسیر ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، ۵۹۹۱ء، ص:۱۶۱

۱۵۔ سورۃ العلق:۴

۱۶۔ الأزھری، پیر محمد کرم شاہ A1- تفسیر ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، ۵۹۹۱ء، ج:۵، ص:۲۱۶

۱۷۔ سورۃ مریم:۵۲

۱۸۔ الشعرانی، ابو محمد عبد الوہاب بن احمد، الطبقات الکبریٰ، مکتبہ محمد الملیجی الکتبی مصر، ۵۱۳۱ھ، ص:۲۸

۱۹۔ الترمذی، ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، حدیث نمبر:۴۴۳۲، مکتبہ مصطفی البابی الحلبی مصر، ۵۷۹۱ء، ج:۴، ص:۳۷۵

۲۰۔ حنبل، ابو عبد اللہ أحمد بن محمد، مسند الامام أحمد بن حنبل، حدیث نمبر:۹۱۸۳، مکتبہ مؤسسۃ الرسالہ بیروت، ۱۰۰۲ء، ج:۶، ص:۰۷۳

۲۱۔ الترمذی، ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، حدیث نمبر:۷۱۵۲، مکتبہ مصطفی البابی الحلبی مصر، ۵۷۹۱ء، ج:۴، ص:۸۶۶

۲۲۔ الطبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد، المعجم الصغیر، حدیث نمبر:۳۲۱، ناشر مکتب الاسلامی، بیروت، ۵۸۹۱ء، ج:۱، ص:۱۰۲

۲۳۔ القشیری، ابو الحسن مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر:۲۲۵۶، دار احیاء التراث العربی بیروت، ص:۱۷۶۸

۲۴۔ البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، حدیث نمبر:۲۰۷۲، ناشر، دار طوق النجاۃ، ۲۲۴۱ھ، ج:۳، ص:۵۷

۲۵۔ ابن سعد، أبو عبد اللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۰۹۹۱ء، ص:۰۷

۲۶۔ الجیلانی، شیخ عبد القادر، غنیۃ الطالبین، ص:۷۵۷

۲۷۔ ابو حامد، امام محمد غزالی، انطاق المفہوم اردو ترجمہ احیاء العلوم، مترجم: مفتی محمد فیض احمد اویسی، شبیر برادرز اردو بازار لاہور، ص:۳۴۴

۲۸۔ داتا گنج بخش، علی بن عثمان، کشف المحجوب، مترجم: مفتی غلام معین الدین نعیمی، اکبر بک سیلرا اردو بازار لاہور، ۹۰۰۲، ص:۹۶

۲۹۔ سیفی، محمد ظفر عباس محمدی، مخزن طریقت، مکتبہ محمدیہ سیفیہ کالا شاہ کاکو لاہور، ۸۰۰۲ء، ص:۵۰۳

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

۳۰۔ محدث دہلوی، شیخ عبد الحق، زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار، مترجم پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور، ۱۰۰۲، ص:۲۱

۳۱۔ الشطنوفی، امام ابو الحسن الشافعی، بہجۃ الاسرار، مترجم: پروفیسر سید احمد علی شاہ، پروگریسو بکس اردو بازار لاہور، ۵۹۹۱، ص:۹۴۳

۳۲۔ لاہوری، مفتی غلام سرور، خزینۃ الأصفیاء،، مترجم پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور، ۱۴۱۰ھ، ص:۸۵۱

۳۳۔ محدث دہلوی، شیخ عبد الحق، زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار، مترجم پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور، ۱۰۰۲، ص:۴۴

۳۴۔ التازفی، شیخ محمد بن یحیٰ، قلائد الجواہر، ناشر، عبد الحمید أحمد حنفی، مصر، ص:۹

۳۵۔ الجیلانی، شیخ عبد القادر، غنیۃ الطالبین، مترجم: علامہ محمد صدیق ہزاروی، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ۸۸۹۱ء، ص:۱۶۷

۳۶۔ التازفی، شیخ محمد بن یحیٰ، قلائد الجواہر اردو ترجمہ: غوث جیلانی، مترجم: مولانا عبد الستار قادری، مطبع مشتاق پرنٹر لاہور، ۲۰۰۲، ص:۳۴

۳۷۔ الجیلانی، شیخ عبد القادر، غنیۃ الطالبین، مترجم: علامہ محمد صدیق ہزاروی، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ۸۸۹۱ء، ص:۵۵۷

۳۸۔ الشعرانی، ابو محمد عبد الوہاب بن احمد، الطبقات الکبریٰ، مکتبہ محمس المليجي الکتبی مصر، ۱۳۱۵ھ، ص:۰۹

۳۹۔ قادری، محمد دین کلیم، مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور، ۱۹۷۵ء، ص:۳۰۱

۴۰۔ الجیلانی، شیخ عبد القادر، سر الاسرار و مظہر الانوار فیما یحتاج الیہ الابرار، مترجم: ظفر اقبال کلیار، زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور، ص:۳۲

۴۱۔ قاری، رئیس المحدثین ملا علی، نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب سیدنا شیخ عبد القادر، مترجم: پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، قادری رضوی کتب خانہ لاہور، ص:۶۸

۴۲۔ البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، حدیث نمبر: ۸۴۰۲، ناشر، دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ، ج:۳، ص:۲۵

۴۳۔ گیلانی، سید خورشید احمد، روح تصوف، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ۱۸۹۱ء، ص:۱۶۱

۴۴۔ التازفی، شیخ محمد بن یحیٰ، قلائد الجواہر، ناشر، عبد الحمید أحمد حنفی، مصر، ص:۹

۴۵۔ لاہوری، مفتی غلام سرور، خزینۃ الأصفیاء،، مترجم پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور، ۱۴۱۰ھ، ص:۰۶۱

۴۶۔ الجیلانی، شیخ عبد القادر، فتوح الغیب، مترجم: سید محمد فاروق القادری، تصوف فاؤنڈیشن لاہور، ۸۹۹۱ء، ص:۳۴

۴۷۔ الشعرانی، ابو محمد عبد الوہاب بن احمد، الطبقات الکبریٰ، مکتبہ محمس المليجي الکتبی مصر، ۱۳۱۵ھ، ص:۳۹

۴۸۔ الجیلانی، شیخ عبد القادر، غنیۃ الطالبین، مترجم: علامہ محمد صدیق ہزاروی، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ۸۸۹۱ء، ص:۱۶۷

۴۹۔ ابن حبان، محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، حدیث نمبر: ۳۶۰۶، ناشر مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، ۸۸۹۱ء

۵۰۔ ابو شیبہ، ابو بکر، الکتاب المصنف، حدیث نمبر: ۸۱۴۳۲، ناشر مکتبۃ الرشد، الریاض، ۱۴۰۹ھ، ص:۱۳

۵۱۔ مکی، ابو طالب، قوت القلوب، ص:۹۴۴

۵۲۔ ابو حامد، امام محمد غزالی، انطاق المفہوم اردو ترجمہ احیاء العلوم، مترجم: مفتی محمد فیض احمد اویسی، شبیر برادرز اردو بازار لاہور، ص:۳۴۴

۵۳۔ الطبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، مکتبہ ابن تیمیہ قاہرہ، ۴۹۹۱ء، ص:۲۹۷

۵۴۔ البزار، ابو بکر احمد بن عمرو، مسند البزار، ناشر مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ، ۸۸۹۱ء، ۳۶۲

۵۵۔ مکی، ابو طالب، قوت القلوب، ص:۵۵۴